کتاب نما

تفہیم الاحادیث، جلد چہارم۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ جمع و ترتیب اور تخریج: عبدالوکیل علوی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۵۱۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

تفہیم الاحادیث کے پہلے تین حصوں پر انھی صفحات میں تبصرہ آچکا ہے۔ (دیکھیے ترجمان القرآن، مئی ۹۸)۔ اب اس کا چوتھا حصہ شائع ہوا ہے۔ ذخیرۂ حدیث نبویؐ پر فاضل مرتب عبدالوکیل علوی صاحب گہری نظر رکھتے ہیں۔ انھوں نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تمام تصانیف، بطور خاص "تفہیم القرآن" کا بہ نظرِغائر مطالعہ کر کے، مولانا مرحوم کے ہاں مذکور و منقول جملہ احادیث جمع کیں، بعض جزوی متون کو مکمل کیا اور ان کے اردو ترجمے بھی کیے۔ احادیث کی تلاش، بعض متون کی تکمیل اور ان کے ترجمے کے ساتھ ساتھ فاضل مرتب نے ان کی اسناد بھی تلاش کیں، اور محدثین کی آرا کی روشنی میں ہر حدیث کا مرتبہ اور مقام بھی متعین کیا۔

زیرنظر حصہ روزہ اور حج سے متعلق احادیث پر مشتمل ہے۔ مرتب نے ہر موضوع پر احادیث کی اتنی تفصیل مہیا کی ہے کہ صرف روزے کے متعلقات (ماہ صیام کی فضیلت، رویت ہلال، سحر و افطار، روزے کے عمومی مسائل، مسافر کا روزہ، روزوں کی قضا، نفلی روزے، رمضان میں قیام لیل، لیلۃ القدر، اعتکاف) کا بیان ساڑھے تین سو صفحات پر پھیل گیا ہے۔ اسی طرح حج سے متعلق امور (فریضہ حج کی اہمیت، مناسک حج، قربانی کے احکام، خطبہ حجۃ الوداع، حج اور عمرہ کی دعائیں) کا ذکر ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر محیط ہے۔ ان موضوعات پر یہ، آپؐ کی ہدایات اور فرمودات کا نہایت مفید مجموعہ ہے، جسے مرتب نے بڑی تحقیق اور محنت سے ترتیب دیا ہے اور ہر حدیث کے ساتھ اس کی صحت و سند سے متعلق وضاحت بھی موجود ہے۔ امید ہے کہ سابقہ تین حصوں کی طرح اس حصے کو بھی قارئین، استفادہ و رہنمائی کے لیے سودمند اور معاون پائیں گے۔ دیباچے میں بتایا گیا ہے کہ مزید چار جلدیں زیرترتیب و تدوین ہیں جو معاشیات، سیاسیات، نظم جماعت، معاشرت، اخلاقیات و آداب اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہوں گی۔ خدا کرے یہ سب جلد شائع ہوں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

جماعت اسلامی کا جائزہ ، مولانا عامر عثمانی۔ مرتبہ: سید علی مطہر نقوی امروہوی۔ ناشر: مکتبہ الحجاز پاکستان، اے ۲۱۹ سی بلاک ۲، شمالی ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۳۴۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا مودودیؒ کو اپنی دعوت کے جواب میں اول روز ہی سے بہت سے حلقوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، جس نے بعض اوقات، اندھی دشمنی اور تعصب کی وجہ سے سب و شتم کی شکل اختیار کرلی۔ مولانا مودودیؒ نے اپنے رفقا سے بار بار فرمایا: کہ "اس سب و شتم کا جواب دینے کے لیے، میرے (مولانا مودودی) کے علاوہ کوئی بھی مکلف نہیں" تاہم دینی حمیت، علمی دیانت اور شہادت حق کا فرض ادا کرتے ہوئے، جن افراد نے مولانا اور جماعت اسلامی کا دفاع کیا، ان میں مولانا عامر عثمانی (ف: ۱۹۷۴) کا نام ناقابل فراموش ہے۔ دیوبند میں رہتے ہوئے، دیوبند کے ایک حصے سے الزامات و اتہامات کا مقابلہ وہ تن تنہا اپنے ایمان، قلم اور دماغ کے ساتھ کرتے رہے۔ قرآن، تفسیر، فقہ، تاریخ اور حدیث کے عظیم الشان ذخیرے سے مدد لیتے ہوئے انھوں نے ہر قسم کی یاوہ گوئی کا دندان شکن جواب دیا۔

عامر عثمانی مرحوم صرف دینی علوم ہی کے عالم اور رمزشناس نہیں تھے، بلکہ ایک بلند پایہ شاعر اور شگفتہ قلم ادیب بھی تھے۔ ان کے پرچے ماہ نامہ تجلی دیوبند کا ایک حصہ مولانا مودودیؒ اور جماعت اسلامی کے دفاع کے لیے مختص ہوتا تھا۔ زیر تبصرہ کتاب تجلی میں شائع ہونے والے اسی نوعیت کے مضامین کا انتخاب ہے۔ دلیل کی قوت اور ادب کی گرفت سے مرصع یہ جواب پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ علماے کرام کس زبان میں اور کس انداز سے حملہ آور ہوتے تھے، مگر افسوس کہ وہ جان بوجھ کر اس حقیقت کو نظرانداز کر رہے تھے کہ وہ خود اپنے خلاف بھونڈے انداز سے گواہی دے رہے ہیں۔ ایسے مفتیان کرام سے عامر عثمانی مرحوم نے جو قلمی مباحثہ کیا، اس کی ایک جھلک **جماعت اسلامی کا جائزہ** میں دیکھی جا سکتی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

Indexation of Financial Assets --- An Islamic Evaluation

[مالیاتی اثاثہ جات کی اشاریہ بندی: اسلامی نقطہ نظر سے ایک جائزہ]، ڈاکٹر ایس ایم حسن الزمان۔ ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ امر خوش آیند ہے کہ عہد حاضر میں اسلام کے معاشی نظام کی تفاصیل اور عصری تقاضوں کے تناظر میں پیدا ہونے والے معاشی مسائل، اسلامی معاشیات کے ماہرین کی خصوصی توجہ کا موضوع بن رہے ہیں۔ اسی نوعیت کا ایک اہم اور نازک مسئلہ قرضوں اور امانتوں کی اشاریہ بندی (Indexation) ہے جسے بنیادی طور پر افراط زر (Inflation) کے عفریت نے جنم دیا ہے۔ افراط زر سے کسی ملک کی معیشت جن گھمبیر

مسائل سے دوچار ہو جاتی ہے' ان میں سے ایک یہ ہے کہ زر کی قدر یا سکہ رائج الوقت کی قوت خرید کم ہوتی جاتی ہے اور یوں کسی قرض دار (creditor) نے مقروض کو جو رقم قرض دی ہوتی ہے' وہ بہ وقت واپسی' مقدار میں بے شک اتنی ہی ہو مگر اپنی اصل قدر یعنی قوت خرید کے اعتبار سے کم ہو چکی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دَین (بہ معنی قرض) کے اس معاملے میں' مقروض کے مقابلے میں یہی قرض دار' سراسر نقصان میں رہتا ہے۔ ایک مکتب فکر کے مطابق انصاف کا تقاضا ہے کہ قرض دار کے اس نقصان کی تلافی کا اہتمام ہونا چاہیے' جس کی صورت یہ ہے کہ افراط زر کی وجہ سے اشیا کی قیمتوں میں جس قدر اضافہ ہو (یا زر کی جتنی کم قدری ہوئی ہو) اس کے برابر رقم' قرض دار کو اس کی اصل رقم کے ساتھ مزید ادا کی جائے۔ زر کی اس کم قدری کا اندازہ متعلقہ مدت میں مختلف اشیا کی اوسط قیمتوں کے اشاریے (price index) سے لگایا جا سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں ڈاکٹر حسن الزمان نے' اس مسئلے پر اسلامی نقطہ نظر سے بڑے فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ انھوں نے گذشتہ پچاس سالوں میں اس مسئلے پر مختلف ممالک کے تجربات بھی بیان کیے ہیں اور شرعی نقطہ نظر سے اشاریہ بندی کی موافقت اور مخالفت میں پیش کیے جانے والے دلائل پر سیر حاصل بحث بھی کی ہے۔ ان کے خیال میں اشاریہ بندی کی حمایت میں دیے جانے والے دلائل' محض نظری نوعیت کے ہیں جن کا علمی حقائق سے کوئی تعلق نہیں اور جو قرآن و سنت کے واضح احکامات اور فقہا کی مسلمہ آرا کی تائید سے محروم ہیں۔ ڈاکٹر حسن الزمان کی اس رائے میں بڑا وزن ہے کہ شرعی اور اخلاقی اعتبار سے معاملات میں خسارے کی تلافی کا مکلف اسی شخص کو قرار دیا جا سکتا ہے جس کے کسی قول و فعل سے خسارہ واقع ہوا ہو۔ زیر نظر بحث مسئلے میں زر کی کم قدری' جس افراط زر کی پیدا کردہ ہوتی ہے' مقروض کو کسی صورت بھی براہ راست اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس صورت میں خسارے کی تلافی کا تاوان اس پر ڈالنا سراسر ناانصافی ہے اور اسلام کسی درجے میں ناانصافی کو روا نہیں رکھتا۔

اشاریہ بندی کے حامی اپنے موقف کے حق میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۷۹ (نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے) سے بھی استدلال کرتے ہیں حالانکہ اس آیہ مبارکہ کا پہلا حصہ [اگر تم (سود لینے سے) توبہ کر لو تو تم اپنے اصل سرمائے کے حق دار ہو]' ان کے اس موقف کی خود ہی تردید کر دیتا ہے کیونکہ اس میں قرض خواہ کے لیے اس کے راس المال کی وصولی ہی کو روا قرار دیا گیا ہے۔ اس سے زائد وصولی اس کی طرف سے مقروض پر ظلم اور اس سے کم واپسی قرض خواہ پر ظلم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ راس المال یا تو زر کی کسی قابل پیمائش عددی شکل میں ہو گا یا کسی شے کی مقداری شکل میں۔ اسی عدد یا مقدار کی واپسی اور وصولی کا خدائے علیم و خبیر نے اپنے کلام پاک میں حکم دیا ہے۔ اس عدد یا مقدار کی (مجہول) قوت خرید سے معاملے

کو مقید نہیں کیا۔

ڈاکٹر حسن الزمان کی رائے میں اسلام کے معاشی نظام کا مابہ الامتیاز وصف، عدل و قسط ہے۔ افراط زر، معیشت کو جس قسم کے ظلم اور ناانصافی سے دوچار کر دیتا ہے، اشاریہ بندی، اس کا علاج کرنے کے بجائے اسے مزید بڑھا دیتی ہے۔ ناانصافی کا تدارک افراط زر کو کنٹرول کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اسلامی نظام معیشت میں اس عفریت پر قابو پانے کی بدرجہ اتم صلاحیت موجود ہے جبکہ عہد حاضر کے جملہ مادہ پرستانہ معاشی نظام، اسے بے لگام ہونے سے روکنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

طباعت کا معیار عمدہ ہے۔ تاہم چند مقامات پر پروف کی غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ ص ۴۲ پر سورۃ البقرہ کی آیت کا نمبر ۲۷۹ ہے نہ کہ ۲۸۱۔ ص ۸۹ پر Fried man کی کتاب کا نام، Can Inflation Cut Inflaction's Toll لکھا گیا ہے جبکہ ص ۸۷ اور ۸۸ پر Can Indexation Cut Inflation's Toll درج ہے۔ اس کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ (عبدالحمید ڈار)

لمحوں کا قرض، زاہد منیر عامر۔ ناظر مطبوعات، ۵۹۶۔نیلم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: ۱۸۳۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔

آج کی نئی نسل، خصوصاً کالج اور یونی ورسٹیوں کی تعلیم سے، حال ہی میں فارغ ہونے والے طلبا و طالبات کو، زمینی حقائق کے ساتھ ساتھ گوناگوں ذہنی و جذباتی اور معاشی و معاشرتی مسائل کا سامنا ہے۔ تنہائی اور فارغ اوقات، داخلی جذبات، ذہنی اضطراب، گروہی وابستگیاں، دوستیوں کے دائرے، جذبہ عشق کی جہات، آرزوئیں اور تمنائیں، ظاہر پرستی کے تقاضے غرض گوناگوں، مختلف اور بسااوقات متضاد کیفیتوں کے نوجوان ایک کش مکش اور کشاکش کا شکار ہیں۔ زیرنظر کتاب کے نوجوان مصنف نے نوجوانوں کے ایسے ہی بنیادی مسائل پر بالغ نظری سے اور ایک کہنہ مشق ادیب کے اسلوب میں کلام کیا ہے۔ انھوں نے نوجوانوں کی ذہنی الجھنوں اور اضطراب کو دور کرنے کے لیے نصیحت آموز باتیں ایسی عمدگی اور حکمت سے کی ہیں کہ ان سے قاری کو سوچ اور عمل کا ایک راستہ ملتا ہے۔ زاہد منیر عامر کو موجودہ تعلیم کے تین نظاموں (دینی مدرسوں، ٹیکنیکل اداروں اور عمومی کالجوں) میں زیر تعلیم رہنے کا موقع ملا۔ اس وسیع مشاہدے اور تجربے نے مصنف پر بہت سی حقیقتیں منکشف کی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ: "میں نے اپنی طالب علمانہ زندگی کے مشاہدے اور تجربے کو اپنے اوپر ایک قرض محسوس کیا اور اس کتاب میں اسے ادا کرنے کی سعی کی ہے"۔

زاہد منیر کا انداز فکر مثبت، تعمیری اور دانش ورانہ ہے۔ اصل میں یہ کتاب نوجوان نسل سے ایک مکالمہ ہے جس کے معنی خیز مطالب کا مطالعہ کرتے ہوئے نوجوان قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو گا کہ زندگی کسی نصب

العین کے بغیر بے معنی ہے۔ مصنف نے نوجوانوں کو زندگی میں لا-معنیت کا خلا پر کرنے کا راستہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ خوش گفتاری پر مشتمل یہ مجموعہ مضامین، نوجوان عزیزوں کو پیش کرنے کے لیے ایک مناسب تحفہ ہے۔ (ر-ہ)

An Introduction to Islamic Economics [اسلامی معاشیات: ایک تعارف]، محمد اکرم خان۔ ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ اور انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف/۷، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۵۸۔ قیمت: مجلد ۲۲۵، غیر مجلد ۱۷۵ روپے۔

بلاشبہ انسان کی شان امتیاز اس کا اشرف المخلوقات ہونا ہے مگر اس کی انسانیت میں اس وقت تک حقیقی شان پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اسے الٰہی ہدایت سے مربوط نہ کیا جائے۔ یہ ہدایت ایک مستحکم، عقلی، منصفانہ اور مصفٰی نظام پر مشتمل ہے جس کی بنیاد قرآن اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ آپؐ نے انسان کو دنیوی اور اخروی زندگی کے لیے عدل، ذمہ داری اور خدا ترسی کا درس دیا ہے۔ معیشت سے متعلق انسانی زندگی کا یہ اہم پہلو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا۔

زیر نظر کتاب میں جناب محمد اکرم خان نے ٹھوس اور پیشہ ورانہ انداز میں انسان کے معاشی مسئلے پر اسلامی رہنمائی کو پیش کیا ہے۔ سات ابواب پر مشتمل اس دستاویز میں اسلامی معاشیات کا جائزہ، اس کی نوعیت، اس کا طریق نفاذ، مستقبل کی تحدیات (challenges) کا ادراک اور اس کا جواب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جناب مصنف علم معاشیات میں مہارت رکھتے ہیں۔ اس سے قبل انھوں نے اسلامی معاشیات پر قابل قدر تحقیقی مقالات تحریر کیے ہیں۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں: "ہمیں پختہ یقین ہے کہ انسانیت کا مستقبل اسلام کے معاشی تصورات سے وابستہ ہے۔ انسان کے معاشی مسائل کے بارے میں اس کا نقطہ نظر بڑی انفرادی شان کا حامل ہے۔ اس حوالے سے گہرا اور سنجیدہ مطالعہ، ہم عصر معاشرے ہی کے لیے نہیں بلکہ مستقبل میں بھی انسانی کرب و الم کا شافی جواب دے سکتا ہے" (ص ۸۵-۸۶)۔

عصر حاضر میں اسلامی فکریات کو جس چیلنج کا سب سے بڑھ کر سامنا ہے، ان میں سے سرفہرست اسلامی معاشیات اور غیر سودی معیشت کی صورت گری اور نفاذ ہے۔ ہماری نئی نسل کے بہترین دماغوں کو اس میدان میں اترنا اور ایمان و فن کی پختگی کے ساتھ جواب دینے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو لگانا اور کھپانا چاہیے۔ یہ کتاب اہل فن کی ضروریات پورا کرتی ہے۔ ان افراد کے لیے جو انگریزی نہیں جانتے، اس کے اردو ترجمے کی ضرورت ہے۔ کتاب کا دیباچہ پروفیسر خورشید احمد نے تحریر کیا ہے۔ آخر میں کتابیات اور اشاریہ بھی شامل ہے۔ (س-م-خ)

سنت نبویؐ اور جدید سائنس، حکیم محمد طارق محمود۔ ناشر: شعبہ تحقیق و تصنیف، دارالمطالعہ، بالمقابل جامع مسجد بازار والی، حاصل پور۔ صفحات: ۴۶۵۔ قیمت: ۱۷۵ روپے۔

طب نبویؐ طب میں ایک مکمل موضوع ہے جس پر اردو زبان میں بھی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ قرآن و حدیث کا اصل موضوع عوارض جسمانی نہیں، عوارض روحانی اور توحید کی طرف انسان کی راہنمائی ہے۔ جو مسائل، انسان اپنی تحقیق اور جستجو سے خاطرخواہ طریق سے حل کر سکتا ہے، قرآن ان میں عموماً دخل اندازی نہیں کرتا۔ اس کتاب میں چھیاسی موضوعات کے تحت مختلف عوارض کے سلسلے میں آنحضرتؐ کے طرز عمل کو پیش کیا گیا ہے۔ دور جدید کے ماہرین کی آرا کی روشنی میں، ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کا طریقہ (سنت) نہایت درست اور برمحل ہوتا تھا۔ مولف نے اپنے ہی مریضوں کی شفایابی کے واقعات، نیز بزرگوں کے واقعات اور دوستوں سے سنے ہوئے واقعات بھی کتاب میں شامل کر دیے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب سنت نبویؐ، روز مرہ واقعات اور بزرگوں کے قصوں کا مجموعہ بن گئی ہے۔

جدید سائنس سے علم کیمیا، طبیعیات، حیاتیات اور میڈیکل سائنس مراد لی جاتی ہے۔ مصنف نے آنحضرتؐ کے طرز عمل کی خوب وضاحت کی ہے، مثلاً مسواک سے لے کر قیلولہ اور آداب معاشرت تک کے لیے بہت سے راہنما اصول بیان کر دیے ہیں۔ بعض متعلقہ واقعات بھی درج کر دیے ہیں بلکہ جو واقعہ جہاں سے ملا، اسے شامل کتاب کر دیا ہے۔ کتاب کے موضوع کا تقاضا تھا کہ دور جدید میں جو تحقیقات سامنے آئی ہیں، ان کو ماخذات کے ساتھ درج کیا جاتا اور اس کے بعد اسلامی احکامات کی بالادستی ثابت کی جاتی۔ اس طرح کتاب میں زیادہ وضاحت اور معنویت پیدا ہوتی۔

آغاز میں شامل، کتاب کے سترہ تقریظ نگاروں میں کوئی بھی سائنسی شخصیت نہیں ہے۔ ٹھوس، جامع، جان دار اور نتیجہ خیز تحریریں مزید محنت کی طالب ہوتی ہیں۔ طب نبویؐ جیسے اہم موضوع پر قلم اٹھانے سے قبل جدید سائنسی علوم سے کماحقہ واقفیت ضروری ہے کیونکہ مستشرقین نکتہ چینی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اس طرح کے موضوعات پر لکھنے والوں کو سنی سنائی باتوں کے بجائے صرف مستند ترین ماخذات ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ (محمد ایوب منیر)

دیار غزل، سید نظر زیدی۔ ناشر: صبح صادق پبلی کیشنز، لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۹۰ روپے۔

سید نظر زیدی شاعروں اور ادیبوں کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جس نے اپنی صلاحیتوں سے اسلامی انقلاب کی علم بردار قوتوں کے پیغام کو عام کرنے کا کام لیا ہے۔ انھوں نے ایک ایسے زمانے میں

شاعری کا آغاز کیا جب ترقی پسند تحریک عروج پر تھی۔ مگر اس تحریک کا مزاج اسلامی عقائد اور اخلاقی اقدار کے منافی تھا۔ اس لیے زیدی صاحب کو اس میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوئی۔ انھوں نے اسلامی اقدار کی ترویج ہی کو اپنا مقصد قرار دیا۔ ان کی شاعری اسی ارفع مقصدیت کی ترجمان ہے۔ نظر زیدی نے غزل کو بھی ایک نئے رنگ سے آشنا کیا۔ وہ ضروریات فن سے بخوبی آگاہ ہیں، لہٰذا ان کے اشعار خاص تاثیر کے حامل ہیں اور ان میں تغیر و انقلاب کے امکانات کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ نظر زیدی کی یہ خصوصیت ان کے مجموعہ کلام دیار غزل میں بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔ آخر میں کچھ طنزیہ و مزاحیہ غزلیں بھی ہیں جو ۱۹۹۳ کے موقع پر کہی گئیں۔ یہ غزلیں اگر شامل کتاب نہ ہوتیں تو بہتر تھا۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

قاسم امین کی سماجی اور ادبی خدمات، سطوت ریحانہ۔ ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔ صفحات: ۱۲۶۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

قاسم امین (۱۸۶۳-۱۹۰۸) کو عالم عرب خصوصاً مصر کی جدید تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔ وہ مشہور مصری عالم شیخ محمد عبدہ، کی تحریک سے متاثر اور ان کے رفقا میں شامل تھے۔ انھیں قانون، ادب اور اصلاح معاشرت سے خاص دلچسپی تھی۔ انھوں نے عالم عرب میں آزادی نسواں کی تحریک میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ مصر کی معاشرتی اور فکری تاریخ لکھنے والوں نے عام طور پر ان کی کوششوں کی تعریف کی ہے، تاہم ممتاز اہل علم نے اسلامی تعلیمات کے حوالے سے ان کے افکار پر تنقید بھی کی ہے۔ قاسم امین کی دعوت کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو اندھی تقلید اور کہنہ رسم و رواج سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں انھوں نے لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے پر زور دیا اور زندگی کے تمام شعبوں میں مردوں کے دوش بدوش کام کرنے کے لیے حجاب کی پابندیوں کو توڑ دینے کی تلقین کی۔ قاسم امین نے شروع شروع میں اپنے خیالات کے اظہار میں قدرے احتیاط سے کام لیا لیکن بعدازاں انھوں نے مسلم معاشرے کو خامیوں کا مجموعہ بتاتے ہوئے، اسے شدت سے ہدف تنقید بنایا۔ ان کی دو کتابیں تحریر المراۃ اور المراۃ الجدیدہ ان کے موقف کی وضاحت کرتی ہیں۔ عورتوں کے بارے میں ان کی مخصوص فکر اور غیر محتاط رویے کی بنا پر ان پر شدید تنقید ہوئی۔

قاسم امین کے کام کی اصل قدر و قیمت پر تحقیقی نظر ڈالنے کی ضرورت تھی بلکہ دوسرے شعبوں (خصوصاً عربی زبان و ادب) میں انھوں نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کا ناقدانہ جائزہ لینا بھی ضروری تھا۔ محترمہ سطوت ریحانہ کی زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب دراصل ایم فل کا ایک تحقیقی مقالہ ہے، جس میں مقالہ نگار نے معاصر مصر کے سیاسی، سماجی اور ثقافتی حالات، خصوصاً قاسم امین کی شخصیت کی تشکیل پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر روشنی ڈالی ہے۔ مزید برآں قاسم امین کی سماجی خدمات اور عربی

زبان و ادب کے ضمن میں ان کے تنقیدی و تحقیقی کارناموں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ حقوق نسواں کے سلسلے میں قاسم امین کے خیالات پر بحث خاصی متوازن ہے۔ کتاب میں حوالوں کا اہتمام ہے اور مآخذ و منابع کی مکمل فہرست بھی دی گئی ہے۔ قیمت ضخامت کی نسبت زیادہ ہے۔ (د - ب - ش)

مجلہ **الایضاح**، مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر معراج الاسلام ضیا۔ ناشر: شیخ زید اسلامک سنٹر، پشاور یونی ورسٹی۔ صفحات: ۱۸۶۔ قیمت: ۱۰۰ روپے / ۷ ڈالر۔

اس ششماہی عربی مجلّے کے مضامین کی نوعیت زیادہ تر تحقیقی ہے۔ اصول تحقیق کے مطابق مضامین کے ساتھ حواشی اور حوالہ جات درج ہیں۔ مجلّہ علم دوست احباب کے لیے مفید ہے، کیوں کہ یہ مفید معلومات فراہم کرنے کے علاوہ قارئین میں تحقیق و تخریج کا شوق بھی پیدا کرتا ہے۔ مضامین زیادہ تر حدیث، شریعت، تاریخ اسلام اور عربی زبان کے بارے میں ہیں۔ پروف خوانی ذرا بہتر انداز سے ہونی چاہیے۔ (نجیب الرحمٰن کیلانی)

ڈاکٹر رحیم بخش شاہین مرحوم

ترجمان القرآن کے قلمی معاون اور تبصرہ نگار پروفیسر ڈاکٹر رحیم بخش شاہین ۱۸ جولائی ۱۹۹۸ کو راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شاہین مرحوم ایک بلند پایہ اسکالر اور عالمی شہرت یافتہ اقبال شناس تھے۔ اس وقت وہ علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی میں صدر شعبہ اقبالیات کے فرائض انجام دے رہے تھے اور پیرس کی ایک یونی ورسٹی میں اقبال سٹڈیز چیئر پر ان کا انتخاب ان دنوں زیر غور تھا۔ قبل ازیں کئی سال تک وہ مختلف کالجوں میں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ ایک عرصے تک وہ تنظیم اساتذہ پاکستان کے بانی صدر ڈاکٹر محمد اسلم قریشی کے دست راست کے طور پر، تنظیم سے منسلک رہے۔ اقبالیات پر وہ متعدد وقیع کتابوں کے مولف تھے (اوراق گم گشتہ، ارمغان اقبال، اقبال کے معاشی نظریات اور Mementos of Iqbal) انھوں نے مولانا مودودیؒ کے انٹرویو بھی جمع و مرتب کر کے دو جلدوں میں شائع کیے تھے۔

مرحوم کی وفات سے ادارہ، ایک فاضل قلمی معاون سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مغفرت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)